حقیقتِ علم

مولانا سید وصی مظہر ندوی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقاً اِلَی الْجَنَّةِ))

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ ''جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان بنا دیتے ہیں۔'' یہ حدیث پاک حدیث کی مشہور کتاب مسلم شریف میں ہے۔

''علم'' کے معنی ہیں ''جاننا''۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کون سا جاننا ہے جس سے جنت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے؟ اس سوال کا جواب سمجھے بغیر ہم حدیث پاک کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے یہاں پر کچھ دیر ٹھہر کر سوچنا ضروری ہے۔ ایک مثال سے اس بات کو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ایک بڑا خوبصورت محل ہے' اس محل کے اندر ایک سے ایک اچھی' خوبصورت اور آرام دہ چیزیں ہیں۔ باغ ہے' کھانے پینے کا سامان ہے' فرنیچر ہے' بجلی کی مشینیں ہیں اور بہت سی عجیب عجیب چیزیں ہیں۔

اس محل میں دس' بیس آدمی اچانک پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک آدمی کھانے پینے کی چیزوں میں مشغول ہو گیا اور ہر چیز کا ذائقہ چکھ چکھ کر معلوم کرنے لگا۔ دوسرا آدمی باغ کی سیر کرنے لگا اور درختوں کی قسموں کا پتہ لگانے میں مگن ہو گیا۔ تیسرا آدمی وہاں کی بجلی کی مشینیں دیکھ کر اُن کی معلومات حاصل کرنے لگا کہ یہ مشینیں کیسے بنتی ہیں اور کیسے چلتی ہیں' اور ہر مشین کا کیا کام ہے؟

انہی آدمیوں میں سے ایک آدمی وہ ہے جو پہلے یہ پتہ چلاتا ہے کہ محل کا مالک کون ہے اور ہم کو اس محل میں اُس نے کیوں بلایا ہے' محل کے سامان کو کس طرح استعمال کرنے سے اس کا مالک خوش ہوگا اور کس طرح استعمال کرنے سے ناخوش ہوگا۔ اس لئے وہ سب سے پہلے مالک کا پتہ چلاتا ہے۔ پھر اس کی مرضی معلوم کرتا ہے اور پھر محل کے سامان کو اس طرح

استعمال کرتا ہے جس طرح کا استعمال مالک کو پسند ہے۔ ان سب آدمیوں کے حال پر اگر ہم غور کریں تو ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ علم تو ہر آدمی حاصل کر رہا ہے' لیکن اصلی علم اور مستقل فائدہ والا علم اُس آدمی کا علم ہے جو محل کے مالک کا پتہ چلا کر اس کی مرضی کے مطابق محل میں رہتا ہے۔ کیونکہ ایسا آدمی چاہے محل کی بہت سی چیزوں کو نہ جانتا ہو' بہت سے درختوں اور پودوں کے نام اس کو معلوم نہ ہوں' بہت سی مشینوں کو استعمال نہ کر سکتا ہو' لیکن پھر بھی محل کا مالک اس سے خوش ہوگا اور اس کو اعلیٰ رتبے تک پہنچائے گا۔

اس دنیا کا حال اسی مثال سے سمجھ لو۔ یہاں ایک علم تو اُن لوگوں کا ہے جو دنیا کی ایک ایک چیز کا الگ الگ علم حاصل کرتے ہیں۔ کوئی درختوں اور پودوں کا عالم ہے' کوئی جانوروں اور پرندوں کا عالم ہے' کوئی دریاؤں اور پہاڑوں کا عالم ہے' کوئی بھاپ اور بجلی کا عالم ہے۔ اور یہ سارے عالم اپنے اپنے علم میں ایسے گم ہیں کہ ان کے نزدیک دنیا بس وہی ہے جس کو انہوں نے جانا ہے۔ جیسے تین اندھوں نے ہاتھی کو اپنے اپنے ہاتھوں سے ٹٹول ٹٹول کر دیکھا تو ایک نے کہا کہ ہاتھی دیوار کا نام ہے۔ دوسرے نے کہا ہاتھی کھمبے کو کہتے ہیں۔ تیسرے نے کہا ہاتھی پنکھا ہے۔ دنیا کے عالموں کا حال یہی ہے۔

لیکن اصلی علم اور سچی کامیابی والا علم وہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا اور اس دنیا کا مالک کون ہے' اس نے ہمیں اس دنیا میں کس لئے پیدا کیا ہے' وہ کیا باتیں پسند کرتا ہے اور کیا ناپسند کرتا ہے؟ اسی علم کو حاصل کرنے سے جنت کا راستہ آسان ہوتا ہے۔ اور اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۘ﴾ (فاطر:۲۸)

''اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف وہ لوگ ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں''۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین OO

تصحیح حکمت قرآن شمارہ اگست ۲۰۰۴ء میں اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کے اختتام پر انوار الحق چوہدری صاحب کے خطاب کی تلخیص شائع ہوئی تھی۔ اس میں صفحہ نمبر ۶۲ پر دوسرے پیراگراف کا پہلا جملہ اس طرح پڑھا جائے: ''اگر آپ دس پندرہ منٹ روزانہ اس کورس پر صرف کریں تو سال بھر میں آپ پورے قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے قابل ہو جائیں گے''۔